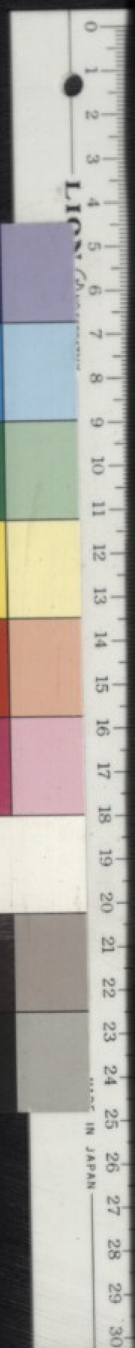
Registered. L. No. 89.





نُور اَفشان

ہر جمعرات کو شائع ہوتا ہے
نمبر (۵۱)
۲۱ دسمبر ۱۹۱۰ عیسوی
جلد (۳۸)







وِل کم

عید تولد مبارک ہو

عیدی

ابن رب العلےٰ کی آمد ہے جو ہے خیر البشر شفیع اُمم عقدے کھل جائینگے دو عالم کے جو پسندیدہ ہے یہودا کا دونوں عالم اُسی سے قائم ہیں مقتدی جس کے سارے ہیں رسل	ہاں حیات بقا کی آمد ہے ہاں اُسی پیشوا کی آمد ہے آج کشف الدّجےٰ کی آمد ہے بس اُسی مجتبےٰ کی آمد ہے ابتدا انتہا کی آمد ہے اُس شہِ انبیا کی آمد ہے واعظا سب کو ہو مبارک باد	زور سے سب پکار دیں ذکر منجی دو جہان کو دیکھو روح کی مشکلات حل ہونگی پاک کرتا ہے جو گناہوں سے جس کے سب پاک باز ہیں پیرو جس کی ہے پاک ذات مستغنی آج خیر الورےٰ کی آمد ہے	مالک دوسرا کی آمد ہے راہ و حق رہنما کی آمد ہے دیکھو مشکل کشا کی آمد ہے تو اُسی مصطفےٰ کی آمد ہے تو اُسی مقتدا کی آمد ہے بس اُسی کبریا کی آمد ہے

ایڈیٹوریل نوٹس

بڑا دن مبارک ہو

کلام مجسم ہوا عنقریب یہ کسی فرد بشر سے مخفی نہیں ہے کہ ۲۵ دسمبر کا دن مسیحی دنیا میں سب سے بڑا تیوہار یا عید ہے۔ بڑی خوشی اور جانفشانی کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ تحفے تحایف دوست آشناؤں اور رشتہ داروں میں تقسیم کئے اور آپس میں مبارک بادیاں دیجاتی ہیں۔ تمام مسیحی تیوہاروں کا مرکز اور مرجع و منبع یہی دن ہے لیکن اگر سوال کیا جائے کہ یہہ کس بات کی یادگاری کا تیوہار ہے؟ تو سوال کا جواب انجیل شریف ہی کے الفاظ میں یوں ملتا ہے کہ اس دن اس حقیقت کی یادگاری کیجاتی ہے کہ "کلام مجسم ہوا" یعنی خدا کا وہ کلمہ یا شبد یا بچن جو ازل سے خدا کے ساتھ ہے۔ اس کی ذات اور صفات ازل سے ابد تک یکساں ہیں جو خدا کی ہیں۔ خدا نے اسی کلمہ یا شبد یا بچن سے عالمین بنائے اسی کلمہ قدرت سے عالمین قایم اور ان کے قوانین و عملیات ساری اور جاری ہیں۔ جس طرح سے عالمین کے بنانے اور اس کے قیام و اجرا کے لئے وہ کلمہ ازل سے باپ سے مولود ہوا۔ اسی طرح انسان کے گناہوں سے انکو چھڑانے اور حیات ابدی و بہشت سرمدی میں انکو داخل کرنے اور انکو آسمان کی بادشاہت کے وارث بنانے کے لئے وہ "کلمہ مجسم ہوا" جس کے یوم تجسم کی یادگاری عموماً مسیحی دنیا میں ۲۵ دسمبر کو منائی جاتی ہے۔ جسکو ہندوستانی محاورہ میں "بڑا دن" کہتے ہیں۔ اسے مسیحی برادران آپ سب کو "بڑا دن مبارک ہو" ۲۵ دسمبر کا دن طبعی طور پر سال بھر میں در اصل سب سے چھوٹا دن ہے۔ کیونکہ از روئے جغرافیہ ۲۱ دسمبر سال بھر میں سب سے بڑی رات ہوتی ہے مگر دن سب سے چھوٹا ہوتا ہے یعنی قریب دس گھنٹے کا اور اس کے بعد سے دن بڑھتے بڑھتے وہ تاریخ آجاتی ہے جبکہ سب سے بڑا دن اور سب سے چھوٹی رات ہوتی ہے۔ اسی طرح ۲۵ دسمبر مسیحی مذہبی دنیا میں بھی اس لئے سب سے "بڑے دن" کی یادگاری کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس روز "کلام مجسم ہوا" تھا یہہ وہ روز عظیم ہے جسکی خبر تمام قدیم انبیا نے اس دنیا کی پیدایش سے لیکر "اس کلام" کی پیدایش کے دن تک دی۔ نہ صرف انبیا نے بلکہ فرشتوں نے پہلے مریم کو۔ پھر یوسف کو۔ پھر گڈریوں کو دی۔ جبکہ عین اس کی پیدایش کے دن علی الصبح انہوں نے انکو یہہ پیغام دیا اور کہا۔ کہ "دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری امت کیواسطے ہوگی۔ کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک نجی پیدا ہوا۔ یعنی مسیح خداوند اور اسکا نشان تمہارے لئے یہہ ہے کہ تم اس بچے کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاؤ گے اور یکایک اس فرشتے کے ساتھ آسمانی لشکر کا ایک گروہ خدا کی حمد کرتا اور یہہ کہتا ہوا ظاہر ہوا کہ۔

عالم بالا پر خدا کا جلال ظاہر ہے
اور زمین پر ان آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے صلح"۔

پس آؤ ہم بھی آج اس آسمانی لشکر کے گروہ کے ساتھ اور بچوں اور شیرخواروں کی اس گروہ کے ساتھ جنہوں نے یروشلم کے قریب اس کو ہوشعنا کہا تھا ہم آواز ہو کر کہیں کہ "ابن داؤد کو ہوشعنا۔ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔ عالم بالا پر ہوشعنا"۔

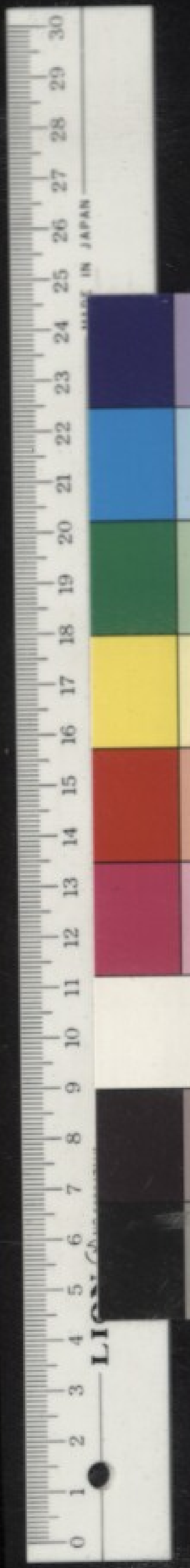
یہہ وہ دن ہے۔ اور یہہ وہ واقع ہے جسکی آمد دنیا کی تمام قدیم ترین اقوام کی روایات کا خاتمہ اور تکملہ ہوا ہے کہ ایک کنواری بیٹا جنیگی "ہندوستان کے دسویں اوتار کا یہہ جنم دن ہے" یہہ وہ دن ہے جسمیں روزتوہ بروج سماوی کے برج سنبلہ یا کنیا کی شکل کی حقیقت کو تکمیل پائی۔ کیونکہ اس برج کا مرجع یہی واقعہ ہے جسکی یادگاری "بڑے دن" پر ہوتی ہے۔ جسمیں "سب چیزوں کا مجموعہ ہوگیا خواہ وہ آسمان کی ہوں۔ خواہ زمین کی"۔ یہہ وہ دن ہے جبکہ "کلام مجسم ہوا" اور ہم "خدا کے ساتھ اپنے خداوند یسوع مسیح کے باعث میل رکھتے ہیں"۔ اور "خدا کے فرزند" کہلاتے ہیں پس آؤ ہم انجہانی کلیسیا اور آسمانی لشکروں کے ساتھ اس بادشاہ کی عزت و تعظیم کریں جسکی پیدایش کی یاد ۲۵ دسمبر کیجاتی ہے۔ اسکی فروتنی اور غریبی سے بڑے بڑے سبق سیکھیں۔ اس کے اس رحمت عظمیٰ کے لئے جو خدا نے "کلام مجسم" کے ذریعہ ہم پر دو بعثت کی ہیں اس کا شکر کریں اور اس کی محبت میں قایم اور مضبوط رہیں اور ترقی کرتے جائیں۔ اور باہمی برادرانہ محبت اور الفت کے بندھے بندھے رہیں۔ سب مسیحیوں کو بڑا دن مبارک ہو؞

ٹریبون کے ساتھ ہمدردی

اخبار "پنجابی" کا مقدمہ چل رہا ہے۔ ۱۰ جنوری ۱۹۰۰ء سے ٹریبون کی پیشی شروع ہوگی۔ اول الذکر اخبار کے ساتھ قریباً ہر ایک ہندو اخبار اور بعضے بھی اظہار ہمدردی کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ٹریبون کے ساتھ آجتک کسی نے ہمدردی نہیں کی۔ ممکن ہے کہ باعث اسکا یہی ہو کہ اس نے "پنجابی" کے ساتھ ہمدردی نہیں کی جیسا کہ بعض اردو اخبارات نے لکھا ہے۔ مگر ہمارے خیال میں اسکے ساتھ اس عدم ہمدردی کی بنیاد مذہبی تعصب ہے۔ کیونکہ جب مسٹر نندی ٹریبون کے ایڈیٹر مقرر ہوئے تھے تو اخبارات نے اس بنا پر انکی سخت مخالفت کی تھی کہ مسٹر نندی عیسائی ہیں اور یہہ ٹریبون ایک پبلک پیپر ہے۔ عیسائی ایڈیٹر نہونا چاہئے اور اس امر کیطرف ٹرسٹیان اخبار مذکور کو بڑے زور کے ساتھ توجہ دلائی تھی۔ لیکن چونکہ اب اسپر مقدمہ چلا ہے۔ لوگ بڑے خوش معلوم ہوتے۔ اس کی بابت بہت کچھ لکھ رہے ہیں اگر دیگر اخبارات اُس سے ہمدردی ظاہر نہیں کرتے تو خود اس کا عکس ظاہر کر رہے ہیں مگر یہہ بالکل ناواجب کام ہے مسٹر نندی ایڈیٹر کی حیثیت میں ہر ایک ایڈیٹر کے بھائی ہیں۔ اگر وہ ملکی یا تمدنی یا مذہبی معاملات میں اُن کے ہمرائے نہوں تو یہہ دوسری بات ہے۔ مگر پیشہ کے لحاظ سے وہ ہمارے سب کے*

* ہم پیشہ ہیں۔ اگر اس بات کو بھی نظرانداز کر دیا جائے۔ تو کم از کم یہہ خیال تو ضرور رکھنا چاہئے کہ خدا نہ کرے کہ ہمارے اور ہر کسی پر کسی وقت وہ دن آجائے اگر اسکو دشمنی ہی خیال کیا جاتا ہے تو دشمن کے نقصان ہے اس پر خوش ہونا انسانیت سے بعید ہے۔ پس اس موقعہ پر جیسا پنجابی کے ساتھ ہمدردی کیجاتی ہے ویسا ہی ٹریبون کے ساتھ بھی ہمدردی کرنا واجب اور ضروری ہے۔ آگے اختیار ہے چاہے کوئی اس سے ہمدردی کرے یا نہ کرے کوئی پرواہ نہیں۔

۲ کا شکر دہ پر ہم اتنا ٹریبون کی سہایتا کرے جبکہ وہ دل سے قبضے رکھتا ہے اور اس کے حکموں کا پیرو کار ہے ؞





بائیبل کے بارہ میں بعض مدبران ومشاہیر کی رائیں

علاوہ اُن تاریخی بیانات اور بائیبل کی تاثیرات کے جو اس نے مختلف ممالک میں زمانہ بزمانہ انسان کے مختلف حلقوں کے اندر کی ہیں جنکا نہایت مختصر بیان ہم گذشتہ پرچے میں کر چکے ہیں۔ اُس تاثیر کا بیان بھی کر دینا فائدہ سے خالی نہوگا جو اُسنے مختلف ممالک کے بڑے بڑے مدبروں۔ مفکروں۔ فلاسفروں اور عالموں کے دل ودماغ پر کی ہے۔ اور وہ اُس آگ کو جسے بائیبل نے انکے اندر اپنے پورے زور میں مشتعل کر دیا تھا مخفی نہ رکھ سکے بلکہ بے تحاشہ دلیر ہوکر اپنے الفاظ میں برملا ظاہر کر دیا۔ منجملہ ان بیشمار اشخاص کی رایوں کے جو اپنے اصابت الراوصفائی خیال کے لئے شہرہ آفاق تھے چند ایک کی مختصر رایوں کا ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں۔ لارڈ بیکن کی شہادت ہے کہ ”بائیبل کے سوا دنیا کے کسی زمانہ میں کوئی ایسا مذہب یا قانون کبھی بھی پایا نہیں گیا جس نے بہبودئ عامہ کو ایسا اعلیٰ عروج تک پہنچا دیا ہو۔“ جنرل اینڈرو جیکسن نے اپنی آخری علالت کیوقت بائیبل کیطرف اشارہ کرکے یہہ الفاظ کہے تھے ”جنابمن! وہ کتاب وہ چٹان ہے جسپر ہماری سلطنت جمہوری کا انحصار ہے“۔ امریکہ کے ایک مشہور ومعروف مدبر ولیم سیوارڈ کا یہہ خیال تھا کہ۔ انسانی ترقی کی امید بائیبل کی تاثیر کے ساتھ معلق ہے“۔ اور ”میں یہہ یقین نہیں کرتا کہ انسانی سوسائیٹی نے جسمیں نہ صرف کسی حیثیت کے چند اشخاص مشتمل ہوں بلکہ آبادیاں کی کل گروہ شامل ہو۔ مقدس نوشتوں کے بغیر عقل خوبی۔ حفاظت۔ آزادگی یا خوشی کی افضل حالت کبھی حاصل کی ہو یا کر سکتی ہے“۔ ڈی ٹوکیویل ایک مشہور ومعروف فرانسیسی مدبر تھا۔ اُس کی بھی شہادت کچھ کم وقعت اور زور نہیں رکھتی۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ ”بائیبل کی نسبت آزادگی کی تمام جدوجہد میں اس کی (آزادگی) رفیق ہے۔ اُس کی تاثیر کا پنگوڑا ہے۔ اور اپنے دعوٰں کا الٰہی منبع ہے“۔ اور انگریزی مدبر ڈبلیو ای گلیڈسٹون صاحب مرحوم کا فرمانا ہے کہ ”زمانہ حال کے سوالات کے بارے میں گفتگو کرو تو صرف ایک ہی سوال ہے اور وہ انجیل ہے جس سے تمام باتوں کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ میں اس کہنے سے خوش ہوں کہ برطانیہ عظمٰے کے عنقریب تمام سر برآوردہ اشخاص مسیحی ہیں۔ جنابمن! اس کی وجہ کیا ہے کہ میں ۵۸ برسوں تک پبلک پوزیشنس میں رہا۔ اور ۴۷ سالوں تک برٹش گورنمنٹ کی کیبنٹ میں رہا اور اُن ۴۷ سالوں کے عرصہ میں میں ملک کے ۶۰ صاحبان عقل ورسا کے ساتھ مانوس رہا۔ اور ان ۶۰ میں سے سوائے ۵ کے سب کے سب مسیحی تھے“۔ ہماری مرحومہ مغفورہ ملکہ وکٹوریہ قیصرہ ہند کا وہ جواب بھی کچھ کم درست اور پر معنی اور حقیقت رسانہ تھا جو آپ نے افریقہ کے شہزادہ کے سوال کا دیا تھا جبکہ وہ ایک سفارت پر آپ کے دربار میں تشریف لایا تھا۔ اور اس نے انگلستان کی عظمت کا راز دریافت کیا تھا۔ تب انہوں نے بائیبل کی ایک جلد انہیں دیتے ہوئے یوں فرمایا تھا کہ ”انگلستان کی عظمت کا راز یہی ہے“۔ ڈاکٹر جے کیمبل مارگن صاحب نے حال ہی میں شہر نارتھ فیلڈ میں ایک درس دیتے ہوئے گذشتہ ہزار سال کی تاریکی کیطرف اشارہ کرتے ہوئے یوں فرمایا کہ ”مسیحی جس عنقریب جاتی رہی تھی“۔ اور اس کی وجہ کیا تھی؟ کیونکہ بائیبل معدوم تھی۔ یہہ چھپ گئی تھی۔ لوگوں نے اپنی بائیبل کھو دی تھی پھر اس نے اس سے بھی پانسو برس پیشتر کا حال بتایا کہ وہ اس سے بھی بدترین تھا۔ اور اس کی وجہ یہی تھی کہ بائیبل دیگر کتابوں کے نیچے پوشیدہ ہوگئی تھی۔ خدا کی سچائی بحث ومباحثہ کے پردہ کے نیچے چھپ گئی تھی۔ یہی حال بلکہ اس سے بھی زیادہ بدحال اس وقت ہو۔ بائیبل کی بابت حد سے زیادہ لکھا جاتا اور تعلیم دیکاتی ہو مگر خود انہیں بائیبل کی تعلیم کافی اور وافی نہیں ہے۔ مذکورہ بالا اقتباس کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف کہتے ہیں کہ ”اب اے میرے بھائیو میں تمہارے سامنے یہہ مسئلہ پیش کرتا ہوں۔ کہ جہاں کہیں بھی وقوف از سرنو بحال کیا گیا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ نوشتے بحال کئے گئے ہیں۔ تم کہتے ہو کہ میں بائیبل کے بغیر کام کر سکتا ہوں کیونکہ مجھ میں بھی وقوف موجود ہے۔ مگر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اگر تم حق کے نوشتوں کو ۵۰۰ منٹوں کے لئے نہیں بلکہ نصف یا ایک صدی تک فراموش کر دو تو یہی وقوف جاتا رہیگا۔ اور باوجود اپنی تمام کوشش اور تہذیب کے اس وحشی پن میں غرق ہوتے چلے جاؤ گے جو ایسی بری ہوگی جیسی دنیا پیشتر شاید ہی پڑی ہو۔ کیونکہ وہ روحانی سراج کی تحریک سے معریٰ اور مجلی نہیں کیگئی ہے“۔

برہما میں ایک عجیب وغریب درخت

خلقت عجائبات سے مملو ہے۔ جدھر نظر اٹھاؤ ادھر ہی ایک نرالہ منظر دکھائی دیتا ہے۔ جدھر ذہن دوڑاؤ ادھر ہی عجیب وغریب راز منکشف ہوتے ہیں۔ حیوانات جمادات مائیات اور نباتات کی دنیا میں عجیب عجیب اور حیرت خیز چیزیں اور اُن کے مختلف قوانین عالم میں بھرے پڑے ہیں۔ کہتے ہیں کہ برہما کے ضلع تھوبین کے ایک گاؤں چنوگ گلاٹیو ہو میں ایک بڑ کا درخت ہے جو بڑ کے دیگر درختوں سے بالکل متفرق ہے۔ یہہ درخت ایک ہی رات کے اندر ایک اور درخت کے تنے پر اگا اور سرعت کے ساتھ بڑھتا اور بل کھاتا گیا۔ اور بہت دراز ہو گیا۔ یہہ درخت سراسر سونے کے رنگ کا ہے اور اندر باہر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خالص سونے کا بنا ہوا ہے۔ جو دیکھتا ہے وہ یہی چاہتا ہے کہ اسمیں سے تھوڑی سی لکڑی کاٹ کر اپنے پاس رکھے کیونکہ وہ نہایت ہی دلربا اور

خوش منظر ہے۔ اس کی لکڑی لکڑی معلوم نہیں ہوتی بلکہ سونے کی سلاخ یا پتھر معلوم ہوتا ہے۔ اس کے اوپر کے حصے اور پھننگ کے نزدیک سے شفاف پانی کا ایک چشمہ برابر جاری رہتا ہے۔ یہہ بھی دریافت ہوچکا ہے کہ اس پانی سے تمام امراض انسانی دور ہو جاتے ہیں جنکو اہل برما ۹۶ بڑے بڑے امراض میں تقسیم کرتے ہیں اور جنکی آگے سینکڑوں شاخیں ہوجاتی ہیں۔ اس کی صحت بخش تاثیر کی خبر اس تمام ضلع میں پھیل گئی اور ہر قصبہ اور دیہات سے لوگ جوق جوق اس فیض رسان اور عجیب الخلقت درخت کے دیدار اور پرستش کے لئے آتے ہیں۔ اس درخت کا پانی بوتلوں یا کسی اور برتنوں میں بڑی حفاظت کے ساتھ بھرا اور آیندہ کے استعمال کے لئے بڑی خبرداری کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ ہزاروں آدمی اس درخت سے روز مرہ پانی لیجاتے اور پیا کرتے ہیں تو بھی پانی ختم ہونے میں نہیں آتا۔ بلکہ کہتے ہیں کہ برابر زیادہ ہی زیادہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

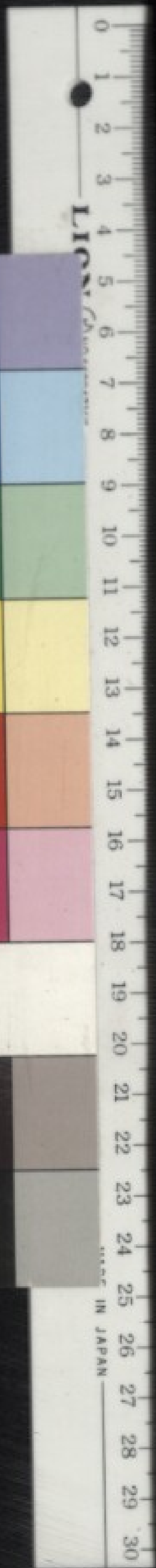
محمدیوں میں اشاعت دین عیسوی۔

ایک انگریزی اخبار کرسچن انٹیلیجنسر راوی ہے کہ قاہرہ کی اس گذشتہ کانفرنس کے وقت جوان مشنری صاحبان کی ہوئی تھی جو محمدیوں میں کام کرتے ہیں اندازہ کیا گیا ہے کہ تمام دنیا میں محمدیوں کی تعداد قریب ۲۰ کروڑ کے ہے۔ جنمیں سے یورپ میں ۵۰ لاکھ۔ افریقہ میں ۶ کروڑ۔ اور ایشیا میں ۱۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ہیں ایک صدی سے کم عرصہ گذرتا ہے کہ کسی مسلمان ملک میں کوئی مسیحی کارندہ نہ تھا۔ مگر آج تمام بڑے بڑے مسلمانی ممالک میں مشنری کام ہو رہا ہے۔ محمدی ممالک کی ہر ایک زبان میں بائیبل کا ترجمہ ہوگیا ہے مگر قرآن صرف عربی خوان لوگوں ہی تک محدود ہے جنکی تعداد کل ۱/۷ ہے۔ ...... اسوقت قریباً ہر ملک میں محمدیوں میں سے مسیحی شدہ لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور بہت سے مسلمان آج انجیل کی بشارت دے رہے ہیں۔ شمال ہند میں قریباً ۲۰۰ مسیحی پاسٹر کیٹی کسٹ۔ یا استاد ایسے ہیں جو محمدیوں میں سے مسیحی ہوتے ہیں یا ایسے مسیحی مریدوں کے بچے ہیں ہزاروں مسلمان جوان مسیحی تعلیم پا رہے ہیں۔ عرب کے مشنری ڈاکٹر ایس ایم زویمر صاحب کہتے ہیں کہ "نتیجہ ہر جگہ پر امید ہے۔ اور وہ بڑا کام جس کے لئے مسیح اپنی کلیسیا کو بیسویں صدی کے آغاز میں بلاتا ہے وہ محمدی دنیا کو انجیل کی بشارت دینا ہے"۔

یہی اخبار وسطی افریقہ کے مشنری کام کی بابت بڑا اطمینان بخش اور حوصلہ افزا بیان کرتا ہے۔ اس کے بیان کے مطابق وسطی افریقہ میں مشنری کام بڑی عجلت اور خوش اسلوبی سے ترقی کر رہا ہے تیس سال کا عرصہ گذرا ہے کہ مسٹر سٹینلی صاحب کی درخواست پر فقط ایک ہی مشنری بھیجا گیا تھا مگر آج وہاں یکصد دیسی پاسٹر۔ دو ہزار گرجے اور مدرسے ہیں۔ اور ساٹھ ہزار مسیحی ہیں۔ ۳۰ لاکھ بچے مسیحی مدرسوں میں تعلیم پا رہے ہیں یوگنڈا میں (جس کا شمار مذکورہ بالا شمار سے علیحدہ ہے) ۳۲ دیسی پادری۔ ۲۵۰۰ مبشر اور مددگار ہیں۔ اُن کے ایک ہزار گرجے اور عبادتخانے ہیں جنمیں ایک کیتھڈرل بھی شامل ہے۔ اس کیتھڈرل میں چار ہزار آدمیوں کی گنجائش ہے۔ بپتسمہ یافتہ مسیحیوں کی تعداد ۵۰ ہزار ہے۔ اور اسی قدر لوگ اتوار کو عبادت میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ صرف یوگنڈا میں ایک لاکھ باشندے لکھ پڑھ سکتے ہیں اور ۲ لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ ایسے اشخاص ہیں جنکو مسیحی مذہب کی تعلیم علی التواتر دیجا رہی ہے۔ مشنوں کی تواریخ میں ایسی ترقی اور کامیابی معدوم ہے۔

فورمن کرسچن کالج لاہور۔ یکم دسمبر کے

کرسچن پیٹریٹ میں لاہور کے اس مشہور و معروف کالج کی ایک نہایت عمدہ تواریخ درج ہے جسکو ہم ناظرین کی دلچسپی اور واقفیت کی نظر سے اختصاراً ترجمہ کرکے درج کرتے ہیں ۱۸۴۹ء میں پادری سی ڈبلیو فورمن صاحب ڈی ڈی نے لاہور کے بھاٹی دروازہ کے قریب ایک چھوٹے سے مدرسہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس وقت بیاس کے شمال میں یہہ سب سے پہلا اینگلو ورنیکلر سکول تھا۔ اس وقت طلبار کو مدرسہ میں آنے کے لئے روپیہ پیسے سے ترغیب دیجایا کرتی تھی۔ مگر ڈاکٹر فورمن صاحب کی دانائی اور حسن انتظام سے رنگ محل ایک بڑی موثر جگہ بنگیا تھا بیس سال کے عرصہ میں اس کے طلبار کی تعداد بڑھتے بڑھتے تین سو سے سولہ سو تک پہنچ گئی تھی۔ مگر تیس سال سے زیادہ کا عرصہ گذرتا ہے کہ ڈاکٹر فورمن صاحب نے ایک کالج ڈیپارٹمنٹ بھی جاری کردیا تھا۔ اور ۱۸۶۴ء میں کالج کی جماعتیں بھی کھولدی گئی تھیں۔ مگر چار سال ہی میں چونکہ اس کالج کے پرنسپل پادری الگنڈر ہنری صاحب ایم اے فوت ہو گئے تھے اور ڈاکٹر فورمن صاحب اس وقت امریکہ میں تشریف فرما تھے اس لئے مجبوراً کالج بند کردیا گیا۔ اس قلیل عرصہ میں چار امیدوار کلکتہ یونیورسٹی کے متعلق ایف اے کے امتحان میں اور دو بی اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ موجودہ کالج کی بنیاد ۱۸۸۶ء میں پڑی۔ اس وقت اعلیٰ تعلیم پنجاب کے اندر بڑی ترقی پر تھی اور ان طلبار کی تعداد جو یونیورسٹی کی ڈگری کے لئے تعلیم پا رہے تھے بہت بڑھ گئی تھی۔ اس وقت اس علاقہ میں اس مقصد برآری کے لئے لاہور میں صرف گورنمنٹ کالج ہی موجود تھا۔ اور چونکہ طلبار کی تعداد روز بروز زیادہ ہی زیادہ ہوتی جارہی تھی اس لئے پرائیویٹ کالجوں کی اشد



ضرورت محسوس ہونے لگی۔ اس کالج کا کل خرچ امریکن پرسبیٹرین چرچ کی پنجاب مشن کی جانب سے مہیا ہوا کرتا ہے۔ اور ایک بورڈ آف ٹرسٹیز جو اس مشن کی طرف سے مقرر ہے اس پر حکومت اور اس کا انتظام کرتی ہے۔ اس کالج کا اصلی نام "لاہور مشن کالج" تھا مگر ۱۸۹۴ء میں ڈاکٹر فورمن صاحب کی وفات کے سبب سے وہ "فورمن کرسچن کالج" کے نام سے موسوم ہوگیا۔

اس کالج کا سب سے پہلا پرنسپل ڈاکٹر فورمن صاحب تھے جنکا بہت سا وقت مدرسہ ہی میں صرف ہوا کرتا تھا۔ مگر بالخصوص پادری ایچ سی ویلشی کی بے تکان کوششوں سے پہلے دو سالوں کی کل مشکلات بڑی کامیابی سے حل ہوگئی تھیں۔ انکی بہت سی خدمات مبرورہ میں سے ایک یہہ خدمت تھی کہ انہوں نے کالج کی موجودہ جگہ حاصل کرکے اس کی تعمیر وہاں پر کروائی۔ ۱۸۸۸ء تک جبکہ وہ سہارنپور کی تھیولاجیکل سیمنری کے انچارج ہوئے۔ وہ انگریزی زبان کے پروفیسر رہے۔ اور بسا اوقات پرنسپل کے عہدہ پر بھی مامور ہوتے رہے۔ طلباء کی کثرت تعداد کیوجہ سے ضروری ہوا کہ یہہ کالج رنگ محل سے کسی اور جگہ تبدیل کردیا جائے۔ ڈاکٹر فورمن صاحب نے اپنے پرانے مدرسہ ہی میں رہنا پسند کیا۔ جہاں وہ قریب چالیس سالوں تک کام کرتے رہے۔ اس لئے جب انہوں نے ۱۸۸۸ء میں استعفا دیدیا تو ڈاکٹر جے سی آر یوئنگ صاحب پرنسپل مقرر ہوئے۔ اور ماسوائے فرلو کے ایام کے (جبکہ وہ امریکہ تشریف لیجاتے رہے) اس وقت سے آج تک برابر وہاں کے پرنسپل ہیں پس آپ کی پرنسپلشپ کے اندر کالج نے بہت ہی ترقی کی ہے۔ موجودہ سٹاف میں بعض تو کالج کے ابتدا ہی سے اس میں کام کررہے ہیں مثلاً پنڈت گنیشداس صاحب ۱۸۷۸ء ڈاکٹر جے ایچ آربیسن صاحب ۱۸۸۳ء مولویصاحبان محمد حسین و محمد باقر اور پروفیسر ایم سی کمرجی بی اے۔ ایل ایل بی ۱۸۹۱ء سے کالج کے سٹاف میں ہیں۔ ڈاکٹر ایچ ڈی گریسوولڈ صاحب ایم اے پی ایچ ڈی ۱۸۹۴ء مولوی سراج الدین صاحب بی اے ۱۸۹۶ء پادری ڈی جے فلیمنگ صاحب ایم اے ایم ایس سی ۱۸۹۸ء۔ بابو ایس این داس گپتا صاحب ایم اے ۱۹۰۲ء میں۔ لالہ مکند لعل صاحب ایم اے۔ ۱۹۰۴ء اور سی ایچ بائیس صاحب بہادر ۱۹۰۹ء میں شریک سٹاف کالج ہوئے۔

۱۸۸۹ء میں کالج رنگ محل سے بھاٹی دروازہ کے نزدیک ایک مکان میں منتقل کیا گیا۔ مگر جگہ کی قلت اور غیر موزونیت کیوجہ سے پادری ایچ سی ویلشی صاحب نے موجودہ جگہ کے لئے درخواست کی لیکن یہہ جگہ بہت قیمتی تھی اور دیگر اشخاص بھی اس پر دوکانیں بنانے چاہتے تھے اس لئے حکام شہر نے دیگر مقامات کالج کے لئے تجویزاً پیش کئے۔ یعنی اول نولکھا میں موجودہ کیتھڈرل آرفینج کی جگہ۔ مگر اس پر اعتراض کیا گیا کہ یہہ جگہ بہت تھوڑی ہے اور دیگر کالجوں سے بہت دور ہے پھر بادشاہی مسجد کے قریب ایک جگہ پیش کی گئی مگر اس پر یہہ اعتراض کیا گیا کہ وہ مقام نشیب میں ہے اور مضر صحت ہے اور وہاں کا پڑوس بھی کالج کے حق میں اخلاقاً براہے۔ بعدہٗ میڈیکل کالج کے نزدیک دو منزلہ مکان کا خیال کیا گیا۔ لیکن آخرکار سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر کی عنایت سے کالج کی موجودہ جگہ صرف مبلغ دس ہزار روپیہ پر جو اس کی اصل قیمت سے نصف ہے مشن کو عطا کردیگئی۔ اور عمارت کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ گرانٹ بھی دیا گیا۔ اس عنایت کے اعزاز میں سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر کی تصویر کالج کے ہال میں آویزاں کیگئی۔ یہہ کالج رفتہ رفتہ ترقی کرتا گیا جیسا کہ موجودہ حال اور صورت پکڑلی۔ ۱۸۹۰ء میں صرف ۳۰ بورڈروں کے لئے گنجائش تھی مگر اب ۱۹۱۲ء میں ۲۲۰ بورڈر بافراغت رہ سکتے ہیں۔ سب سے پہلا بورڈنگ ہوس پنڈت جانکی دھان کے مکان میں تھا جو گمٹی بازار کے نزدیک ہی اور ایک بورڈنگ ہوس بیرون موچی دروازہ بھی تھا۔ ۱۸۹۱ء میں ہندو اور محمدی طلباء کے لئے دو بورڈنگ ہوس تیار ہوئے جو کالج کے عین عقب میں ہیں جہاں چالیس اور بیس طلباء علی الترتیب رہ سکتے ہیں۔ مگر اس وقت بھی اور ایسی وقت سے دیگر مکانات بھی کرایہ پر لئے جایا کرتے رہے۔ کنیڈی ہال بھی جو کالج کے عین پیچھے ہے اور دو منزلہ ہے ۴۲ مسیحی طلباء کے لئے کافی ہے۔ اس ہال کا نام مشہور واقعہ صوبجات متحدہ امریکہ کی ایک مسیحی صاحبہ مسز جیمس کنیڈی کے نام پر اور ان کی یادگاری میں رکھا گیا ہے جنہوں نے اس تعمیر کے لئے روپیہ عطا کیا تھا۔ فروری ۱۹۰۳ء میں ہز آنر سر چارلس ریواز صاحب بہادر نے نیوٹن ہال کا افتتاح کیا۔ یہہ ہال پادری جان نیوٹن صاحب کی یادگاری میں بنایا گیا ہے جنہوں نے پادری فورمن صاحب کے ساتھ شہر لاہور میں پرسبیٹیرین مشن کے کام کی بناڈالی تھی۔ اس کی تعمیر میں سابق اسسٹنٹ انجینیر لالہ بینی پرشاد صاحب نے بڑی جانفشانی سے نقشہ تیار کیا اور دیگر ضروری امداد حتی المقدور دیتے رہے۔ اسی طرح پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کے رائے صاحب کے کے کرجی نے بھی امداد دی۔ نیوٹن ہال نہایت فراخ ہوادار اور خوشنما بنا ہوا ہے اور موقعہ نہایت عمدہ ہے۔ کالج کی ورزشی تاریخ ۱۸۸۶ء سے شروع ہوتی ہے جبکہ وہاں پر پہلی ہی دفعہ کرکٹ کلب کا آغاز ہوا۔ اس کرکٹ کلب میں پروفیسر صاحبان مسٹر آرمسن اور گلبرٹسن اور کرجی دیگر لوگوں کے ساتھ کرکٹ کھیلا کرتے تھے۔ یہہ کرکٹ کلب یونیورسٹی ٹورنامنٹ سے بہت برسوں پیشتر شروع ہوا تھا۔ ۱۸۸۶ء کالج کے عقب میں دو ٹینس کورٹ بنائے گئے تھے۔ اور ۱۸۹۰ء میں فٹ بال کا کھیل شروع ہوا اور ہاکی کا کھیل ۱۹۰۰ء میں

بورڈنگ ہوس میں ابتدا ہی سے جمناسٹک کے سامان مہیا کئے جارہے تھے۔ مگر توجہ طلبار کی اسجانب بہت ہی کم تھی ۱۸۹۶ء میں سر ولیم رائلین صاحب نے یونیورسٹی کی وائیس چانسلرشپ سے سبکدوش ہوتے ہی کرکٹ ٹرافی کے طور پر ایک عمدہ نقرئی شیلڈ عنایت کی۔ اور یوں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سپورٹس ٹورنامنٹ کا آغاز کیا۔ اس وقت کالج کی کرکٹ ٹیم نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی تھی اور اسمیں مسٹر عطا محمد بی۔ سی۔ جے سی گھوس۔ اور اٹھو سنگھا جیسے کھلاڑی شریک تھے۔ اس نے یہہ شیلڈ پے در پے تین بار کالج ہی کے قبضہ میں آتی رہی اور آخر کار کالج کی ملکیت ہوگئی اور "رائیٹمن فورمن کرسچن کالج کرکٹ ٹرافی" کے نام سے ٹورنامنٹ کمیٹی کے روبروپیش کیجاتی تھی۔ وس فٹ بال ٹورنامنٹ میں سے جو انٹر کالج سپورٹس کی ابتدا سے ہوتے ہے پانچ ٹورنامنٹ میں فورمن کرسچن کالج اول رہتا رہا مگر گذشتہ سال میں پہلا کالج کی ملکیت ہوگیا ہے کیونکہ متواتر تین بار کالج مذکور ہی اسکو جیتتا رہا تھا۔

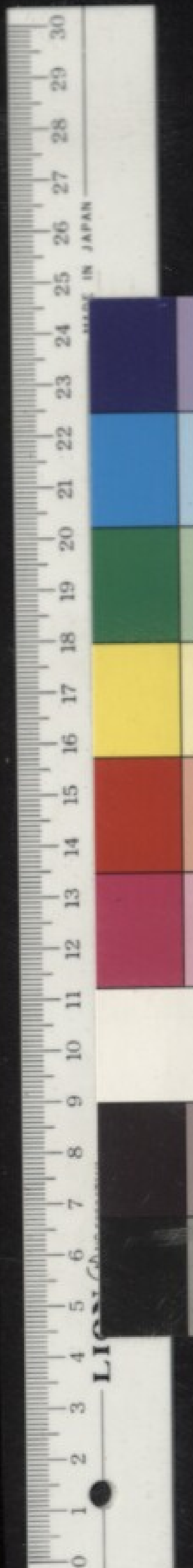
۱۸۹۸ء میں دو سوسائیٹیاں یعنی گلیڈسٹونین اور اکیڈیمیکل قایم ہوئیں۔ اور کالج کا ہر ایک طالب علم ان دونوں میں سے کسی ایک کا ممبر ہوا کرتا تھا۔ ان سوسائیٹیوں میں درس دینا۔ مضامین پڑھنا۔ اور بحث مباحثہ ہوا کرتا تھا۔ ۱۹۰۱ء میں سوسائٹی پرہیزگاری شروع ہوئی جو دس برس تک خوب کامیابی کے ساتھ قایم رہی۔ اس سوسائٹی میں داخل ہونا ہر ایک طالب علم کی مرضی پر منحصر تھا۔ تسپر بھی اکثر طلبار اس میں داخل ہوئے اور ہر ماہواری جلسہ پر حاضر ہوا کرتے تھے ۱۸۹۶ء میں گریجوایٹون کی ایسوسی ایشن قایم ہوئی۔ یہہ ایسوسی ایشن پنجاب میں اسوقت اپنی قسم کی سب سے اول تھی اور اسوقت سے تاہنوز جاری ہے۔ اسمیں اس وقت ۲۷۴ بی اے اور ۲۵ ایم اے پرانے طلبار شریک ہیں۔

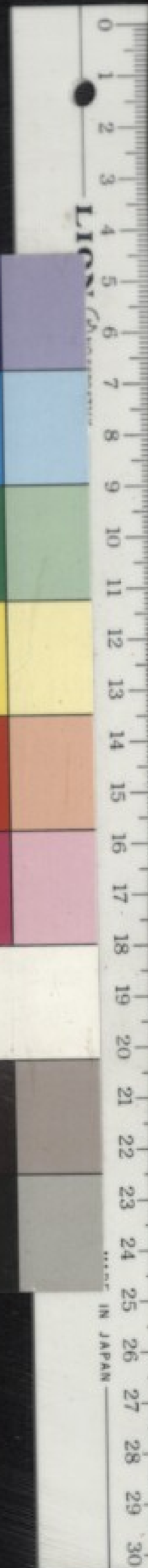
علاوہ اس کے فزیکس اور کیمیا کی لیبوریٹری بھی مہیا ہے۔ ۱۹۰۹ء میں بیالوجی کا محکمہ کھولا گیا۔ اور دن بدن اسمیں اضافہ ہوتا گیا۔ ۱۹۱۲ء میں اس کالج سے اس صوبہ کے سب سے پہلے دو بیچلر آف سائنس امیدوار کامیاب ہوئے۔ کالج کے متعلق ایک لائیبریری بھی ہے جسمیں قریب چار ہزار جلدیں مفید کتابوں کی موجود ہیں۔ مسٹر گیبو ل صاحب بہادر ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پنجاب کی مہربانی سے حال ہی میں اس کتب خانہ کے لئے ایک گرانٹ بھی ملا جس سے اس میں بہت ترقی ہوگئی ہے۔ ۱۹۱۲ء میں اس کالج کے اوقات درس میں دو زنانہ طلبہ بھی آیا کرتی تھیں زنانہ اور مردانہ طلبار کا اکٹھے اس کالج میں تعلیم پانا پنجاب میں سب سے پہلی مثال ہے۔

سات بائیبل کلاسوں میں سے کسی نہ کسی میں طلبار کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ کالج کے ذمہ داران کا کامل یقین ہے کہ اعلیٰ تعلیم دینے کے لئے نہ صرف اخلاقی اور مذہبی تعلیم کی اشد ضرورت ہے بلکہ یسوع مسیح کی زندگی اور کلام ہر ایک ہندوستانی طالب علم کے لئے ایک لاثانی قدر و منزلت رکھتے ہیں۔

خودغرضی انسان کو اندھا کردیتی ہے

عالم میں اس برائی کی ہزاروں لاکھوں مثالیں موجود ہیں بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہہ برائی انسانوں میں عالمگیر ہے۔ چھوٹے سے لیکر بڑے تک اور امیر سے لیکر غریب تک سب کے سب اس مرض کے مریض ہیں اس خودغرضی ہی سے تمام دیگر برائیاں منصہ ظہور پر آتی ہیں۔ کیونکہ خودغرضی گناہ ہے۔ اسی وجہ سے تمام برائیاں مثلاً چوری۔ خون۔ زنا۔ جبر و تشدد۔ لالچ کینہ۔ دشمنی۔ حسد۔ بے ایمانی۔ بت پرستی وغیرہ وغیرہ گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ کیونکہ انسان اپنے ہی واسطے دنیا کی چیزوں کو چاہتا ہے اور اپنے ہی واسطے وہ آدمیوں کی صحبت اور کسی قدر انکا فائدہ بھی چاہتا ہے۔ والدین اگرچہ اپنی اولاد سے ذاتی اور قلبی محبت رکھتے ہیں تو بھی ان کے اندر کئی ایک غرضیں مستتر رہتی ہیں۔ از انجملہ اپنے بعد اپنی نسل اور نام کا جاری رہنا۔ یہہ توقع رکھنی کہ بچے بڑے ہوکر ہمارے بڑھاپے میں ہماری پرورش کرینگے۔ مصیبت کے وقت ہماری مدد کرینگے وغیرہ چند ایک غرضیں ہیں۔ بادشاہ رعیت کے آرام اور آسائیش کی فکر اس لئے کرتا ہے کہ اس کی بادشاہت مضبوط اور وسیع ہو رعایا سے محصول اور انکم ٹیکس حاصل ہو۔ اپنی عزت اور قدر زیادہ ہو وغیرہ۔ خودغرضی دنیاوی امور ہی تک محدود نہیں رہتی بلکہ دینی معاملوں میں بھی جاری و ساری ہے۔ اگرچہ عوام اسکو محسوس اور دریافت نہیں کرسکتے تو بھی عالم اور دیندار لوگ دریافت کرلیتے ہیں عبادت اور ریاضت ہی اس لئے عموماً کیجاتی ہے کہ خدا خوش ہوکر ہمیں برکتیں بخشے۔ دنیا میں کامیابی نصیب ہو۔ اور آئیندہ جہان میں ہم غضب الٰہی سے یا دوزخ کی آگ سے بچ کر ہمیشہ کی خوشی میں داخل ہوں۔ بس جہاں اور جس معاملہ میں خودغرضی ہے وہ گناہ ہے۔ انسان کے ساتھ محبت اور ہمارا نیک سلوک اس لئے ہونا چاہئے کہ وہ ہمارا بھائی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس سے محبت رکھیں اور نیک سلوک کریں خواہ اس میں ہمارا اپنا ذاتی نقصان ہی کیوں نہو۔ اسی طرح خدا سے محبت رکھنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا خودغرضی کے ساتھ نہو بلکہ محض اس عندیہ سے کہ وہ ہمارا خالق و مالک اور باپ ہے ہمیں اس کی فرمانبرداری اور عزت و جلال ظاہر کرنی ضروری ہے خواہ اس کے لئے دکھ ہی کیوں نہو۔ خواہ وہ ہمیں اجر دے یا نہ دے۔ یہہ عبادت اور دینداری کا اعلیٰ معراج ہے۔ جسکو مدنظر رکھکر





انسان کو اپنے کام کرنے چاہییں ؛

خودغرضی کی ایک مثال- خودغرضی سے جو برائیاں سرزد ہوتی ہیں انہیں جوروستم اور ظلم و تشدد ایک ہے جو اکثر با اختیار لوگ اپنے ماتحتین پر روا رکھتے ہیں تاکہ اپنے آپکو فائدہ پہنچائیں - اس کی ایک تازہ مثال جو دنیا کے سرتاجوں میں سے ایک پرپتا سرتاج کی بدولت سے صادر ہو رہی ہے یہہ ہے کہ آجکل شاہ بیلجیم اہل کانگو (واقعہ افریقہ) پر بڑا ظلم اور ان کے ساتھ بیدردی کا سلوک کر رہا ہے - یہہ ظلم آج دنیا میں بے مثال اور بے نظیر ہے جو خدا اور انسان کے نزدیک نہایت نامناسب بلکہ گناہ ہے - اہل کانگو نہ تو زراعت پیشہ ہیں اور نہ تجار - بیچارے وحشی اور جنگلی ہیں - انکا گذارہ صرف ایک قسم کے درخت کا رس جمع کرنے سے ہوتا ہے جس سے گوٹنی بنائی جاتی ہے یہہ گوٹنی بڑی قیمتی ہوتی ہے - چونکہ صوبہ کانگو اہل بیلجیم کے ماتحت ہے اس لئے اس کے حکام اور افسر اس رس کو جمع کرنے کے لئے اہل کانگو پر بڑا ظلم اور تشدد کرتے ہیں - اس کے حصول کے لئے اہل کانگو کو جنگل و بیابان میں دور دور جانا پڑتا ہے جہاں سے وہ بڑی شقت اور جانفشانی سے وہ تھوڑا سا رس لاتے ہیں - افسران ایسے انکا ایک ہاتھ بالکل کاٹ ڈالتے ہیں تاکہ لوگ اس سزا اور دکھ سے حذر کر کے اور زیادہ محنت کریں اور رس فراہم کریں - اگر لوگ شکایت کرتے ہیں تو اُن کی کوئی نہیں سنتا لیکن مسیحی پادری صاحبان سے یہہ درد انگیز و رقت آمیز نظارہ دیکھا نہیں گیا - اور انہوں نے انگریزوں سے اس امر میں مدد کی اپیل کی - انگریزوں نے شاہ بیلجیم کو متنبہ کر دیا ہے کہ اس حرکت ناجائز سے باز آجاؤ ورنہ ہم اس معاملہ میں دخیل ہونگے - کیا یہہ نتیجہ خودغرضی کا نہیں ہے ؟ کاشکہ خدا اُن دردمندوں کی آہ وزاری کو جلد سنے اور انکو اس موذی ہاتھ سے رہائی دے ؛

کتا بڑا وفادار اور عقیل اور جانثار جانور ہوتا ہے تھوڑا عرصہ ہوا کہ مقام سلٹرن واقعہ انگلستان میں ایک گھر کو آگ لگ گئی جسمیں چرنوک نامی ایک خاندان رہتا تھا - جس وقت اس گھر میں آگ لگی تو یہہ خاندان اوپر کے کمرے میں بالکل غافل سوتا تھا اور یہہ کتا نیچے تھا - اس حادثہ کو دیکھتے ہی کتا فوراً اوپر کے کمرے میں گیا اور اپنے مالک کا چہرہ چاٹنے لگا - مالک فوراً جاگ پڑا اور کل خاندان اس جلتے ہوئے گھر میں سے بھاگ کر صحیح سلامت بچ نکلا - مگر کتا رستہ بھول گیا اور آخرکار گھر میں سے جلا ہوا نکالا گیا ؛

دہلی میں ایک بڑا حادثہ واقعہ ہوا کہ کوچہ گولیان کے نزدیک سول ہسپتال کے سامنے دو سانڈ لڑ رہے تھے - اتفاق سے ایسا ہوا کہ دو آدمی ایک مریض کو چارپائی پر اٹھائے ہسپتال سے نکلے - اُن کو آتے دیکھکر ایک سانڈ نے انکا تعاقب کیا - ان میں سے ایک کو سخت چوٹ لگی اور چارپائی مع مریض زمین پر گر پڑی - اور مریض گرتا ہی جان بحق ہو گیا -

---

لاہور کی انڈین ایسوسی ایشن نے پنجاب گورنمنٹ کو لکھا کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ پر مقدمہ چلائے کیونکہ اس نے حال ہی میں کئی ایک خطوط شایع کئے ہیں جو اشتعالک دہ اور قابل اعتراض ہیں - اور جن سے خیال ہو سکتا ہے وہ قومی نفرت پیدا کرنے والے ہیں - مگر لوکل گورنمنٹ نے جواباً یہہ لکھا کہ "بعض خطوط کے بیشک قابل اعتراض ہیں اور ہمارا افسوس کرتے ہیں کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ نے انکو شایع کر دیا - لیکن اپنے قانونی مشیران کو ساتھ صلاح کرنے کے بعد ہم ازآں سپر مقدمہ چلانے کی اجازت دینے کو تیار نہیں ہیں" مطلب آنکہ جرم تو تسلیم ہے مگر تم ہندوستانیو مجرم پر مقدمہ نہیں چلا سکتے اور نہ ہی تمکو چلانا چاہیے - ہم امید کرتے ہیں کہ لاہور کی انڈین ایسوسی ایشن سر چارلس ریواز کے خط سے ایک سبق سیکھے گی - اور وہ سبق سیکھنا کچھ مشکل نہیں ہے (خالصہ ایڈوکیٹ) ؛

کناڈا میں ہر ایک پہلو سے ترقی ہو رہی - تہذیب کی لہر ہندوں پر ہے - مسیحی مذہب کی جو مختلف کلیسیائیں وہاں موجود ہیں ان میں سوائے رومن کیتھولک اور چرچ آف انگلینڈ کے اتحاد کی بڑی جنبش ہو رہی ہے میتھوڈسٹ - پرسبٹیرین - اور کانگریگیشنل کلیسیائیں اتحاد کی تجاویز کر رہی ہیں - اگر یہہ تجویز پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی تو بالضرور وہاں ایک متحدہ اور مضبوط اور ترقی کرنے والی نئی چرچ قایم ہو جائیگی - جن کے عقاید ناموں میں بھی بڑی بھاری تبدیلی آجائیگی - بپٹسٹ لوگ ابھی علیحدہ ہیں مگر وہ بھی اس اتحاد پر غور پرداخت کر رہے ہیں - کاشکہ دنیا کی تمام کلیسیائیں رفتہ رفتہ اپنے عقاید اور انتظام میں ایک ہو جاویں - اور وہ دن جلد آئے کہ تمام تفرقے دور ہو کر ایک ہی گلہ اور ایک ہی پاسبان ہو جائے -

---

ہم ہندوستان کی کلیسیاؤں کو اس بات سے شرم کھانی اور مستعد ہونا چاہئے کہ کناڈا کی اکثر کلیسیائیں ہندوستان کے مشنری کام کی پرورش اور مدد کرتی ہیں - افسوس ہے کہ باوجودیکہ مسیحی مذہب کو ہندوستان میں ایک صدی گذر جانے کے اور ہندوستانی مسیحیوں کو بہت

کچھ دنیاوی آسایش حاصل ہونے کے بھی ابھی تک یہاں کی کلیسیائیں انگریز اور امریکین مشنری صاحبان ہی کی دستنگر اور انہیں پر بھروسہ کئے بیٹھی ہیں۔ اور اپنے پیروں پر کھڑی ہونے کا نام تک نہیں لیتیں۔ کناڈا کی کلیسیاؤں سے عبرت اور نصیحت لو۔ یہ ایک کا کام نہیں بلکہ کل ملک کا ہے۔

چونکہ روس میں باقاعدہ طرز حکومت کے جدوجہد کو ایک سال کا عرصہ گذرتا ہے۔ لہذا اس موقعہ پر روزانہ اخبارات روس نے یہہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ اس جدوجہد میں کس قدر عزیز جانیں کام آئیں۔ ایک اخبار نے اکتوبر ۱۹۱۸ء سے لیکر ستمبر ۱۹۱۹ء تک اعداد پیش کئے ہیں جو تفصیل وار درج ذیل ہیں:

بلوے میں کام آئے	۲۲۷۲۱
قتل کئے گئے	۱۵۱۸
حبس دوام کی سزا پائی	۸۵۱
دیگر میعادی سزا پائی	۷۱۳۸
اخبارات اور رسالے بند ہوئے	۶۴۷

اخبار سٹینڈرڈ نے اعداد مندرجہ ذیل درج کر کے اس فہرست کو مکمل کیا ہے۔ گذشتہ ایک سال کے اندر کاشتکاروں کے بلوے ہوئے ۹۴۲ - ۱۰۲ اخفیہ چھاپے خانے یا کتب خانے بند کئے گئے۔ ۱۵۰ ایسے اسلحہ خانوں کا پتہ ملا جس میں لکھو کہا بندوقیں تپنچے اور منوں گولی بارود جمع تھی۔ اور چند تو ہیں بھی موجود تھیں۔ ۲۴۴ گولے افسران روس پر پھینکے گئے۔ ۱۸۰۰ واقعات ڈاکہ زنی وقوع میں آئے۔ (پرکاش)

لودیانہ۔ محلہ موجپورہ کے سرکاری تالاب میں ایک بوڑھا آدمی ہاتھ دھوتا ہوا تالاب میں گر کر ڈوب مرا۔

مراسلات

میلاد شریف

خمسہ واعظ بر غزل خود

ہم گناہوں کے رہے اب تک گویا مزدور سے ✤ روح ہیں طاقت ملی ہے ہم تو تھے محرور سے
اب تو دیکھو ہو گئے ہیں پاک اور مبرور سے ✤ آج روشن اپنی آنکھیں ہیں خدا کے نور سے
دیکھتے ہیں جلوۂ حق ابن حق میں دور سے

ہر دو عالم میں فقط ہے ذات لازوال ✤ بے نظیر و بے عدیل و لم یزال و لایزال
تو یگانہ ہے کوئی تجھ سا نہیں تو بے مثال ✤ ابن حق اے مظہر ذات خدائے ذوالجلال
تیری وصلت سے ہوتے ہیں شادان ہم مہجور سے

مظہر حق صورت حق اے خداوند رحیم ✤ مالک لوح و قلم ہیں آپ عالم کے قسیم
عالم بالا پہ بھی کوئی نہیں تجھ سا حلیم ✤ رحمت حق اے مجسم ذات غفار و کریم
تیری الفت سے ہوئے مغفور سب مقہور سے

تو نے رحمت سے کیا روح القدس ہمکو عطا ✤ یہہ نجات سرمدی کا تو نے بیعانہ دیا
ہمکو اپنی آسمانی شاہی کا وارث کیا ✤ تو بڑھا کر ید قدرت سنبھالا ہے شہا
بحر عصیاں میں ہوئے بیجان تھے ہم مغمور سے

کردہ آن ساغر غم نوشش خود رب یسوع ✤ دادہ جان و تنت باہوش خود رب یسوع
قہر رب برداشتی بر توشش خود رب یسوع ✤ بار ما برداشتی بر دوش خود رب یسوع
چین ما را دادہ بودیم ما مقرور سے

شد جہان از نیکی و زہد و شفا دست تہی ✤ راہ اخلاص او ندانندہم نجات اُخروی
تو سبیل آخرت آسان بر ما کردہ ✤ دادہ کامل شفا از خون خود مرہم ہمی
ہو گئے تھے جابجا دل میں بہت ناسور سے

ما ز عدل او تعالیٰ بس ہمہ ترسیدہ ایم ✤ جامۂ نجس و پلید و کہنہ را پوشیدہ ایم
جوش و غم تو دور کردی ما ہمہ جوشیدہ ایم ✤ الفت جام مے رب یسوع نوشیدہ ایم
محتسب سے ہو نڈر پھرتے ہیں ہم مخمور سے

تو خلاصی داد ما را از گناہان المسیح ✤ ما ہمہ قربان بر تو جان سبحان المسیح
بر جہان راہ جنان کردی نمایان المسیح ✤ تو رہانیدی مرا از قید عصیان المسیح

متون سے ہم قرضوں تھے پڑے محصور سے

تجھ پہ قربان کس طرح سے ہم کریں نہ جان و تن ✦ تو حسن میں بے مثل ہے مہربان شیرین دہن
تیری خاک پاکو کب پہنچے بھلا باغ عدن ✦ تیرے درکا جوگدا ہے اے مسیح ذوالمنن
اُس کا درجہ بڑھکے ہے اسکندر و فغفور سے

تیری صورت میں خدا دیکھے ہے جس کو بصر ✦ تو خدا میں اور خدا تجھ میں ہے اے جان پدر
آفتاب الصدق ہے تو تجھ سے روشن ہو بدر ✦ جلوہٴ نور خدا آئے نظر دیکھیں اگر
نور حق پاتا ہے عالم جس حقیقی نور سے

کل جہان کی شرع کا ہے یہہ طریقہ ظاہری ✦ سب نفی کی بات دیکھو کچھ نہیں اثبات کی
نیکیوں میں کیوں نہ ہووے کل جہان وسنتی ✦ یہہ نہ کرا ور وہ نہ کر ہے یہ شریعت موسوی
کیا بھلا لائیگا کوئی جاکے کوہ طور سے

گرچہ ہو ویں آفتوں میں مبتلا ہم در زمن ✦ اور ڈالے دکھ مصیبت ہم پہ شیطان پُر فتن
تجھکو چھوڑیں ہم نہ ہرگز مالک باغ عدن ✦ تیری الفت میں سہینگے نہ حرف رنج و محن
دار پر بھی نام پر تیرے چڑھیں منصور سے

دور ہو دیں نام سے تیرے شیاطین و شریر ✦ کیا خطر اُن سے بھلا ہو جبکہ تو ہو وے نصیر
پاسبان ہے تو ہمارا اے خداوند قدیر ✦ تو مرا محبوب ہستی بے عدیل و بے نظیر
لوحش اللہ در سے تیرے نہ ہوں مقدور سے

ہے گنا ہوں پر خدا کا دیکھو کیسا غضب ✦ قحط اور بھونچال دنیا میں نہیں ہیں بے سبب
غریب و غربا مر رہے طاعوں سے ہم عالی نسب ✦ واعظا ہشدار دنیا گھومتی ہے روز و شب
دیکھنا چکر نہ کھا جانا کہیں عصفور سے

قیدی — صاحب احسان و نعما — نوح ابد — خالی — گاری

غـزل

از نتائج طبع خاکسار جارج مشن تائب لودیانوی رحال مقیم اٹارسی ۔ ضلع ہوشنگ آباد)

۱ گلشن کو دیکھئے نہ ہزارے کو دیکھئے ✦ بیت اللحم کے آج نظارے کو دیکھئے
۲ پورب کے رخ سے دیکھو مجوسی ہیں آرہے ✦ چلتے ہوئے فلک پہ ستارے کو دیکھئے
۳ جنگل میں نور چمکا گڈریوں پہ واہ واہ ✦ یہہ شان یہہ عجیب نظارے کو دیکھئے
۴ نبیوں نے جس کی پہلے سے دی تھی خبر سو آج ✦ مریم کی گود میں اسی پیارے کو دیکھئے
۵ بہر نجات عاصیان دہر فلک سے ✦ آیا زمین پہ حق کے دُلارے کو دیکھئے
۶ کرتے ہیں لوگ جھک کے اُسے سجدہ سربسر ✦ ابن خدا کے شاہی اشارے کو دیکھئے
۷ دیدار دیکھنا ہو اگر حق کا تائبا ✦ چرنی میں آکے منجی ہمارے کو دیکھئے

غزلُ

اے میرے عیسیٰ پیارے بے خبر
منجی میرے مالک پیارے بے خبر

چھوڑکر یہہ در تیرا جاؤں کہاں
ہو چکے ہیں ہم تمہارے بے خبر

آپڑی کشتی میری گرداب میں
تم بنا کس کو پکاروں بے خبر

اے ظہور نور حق اے خالق امین
تو ہے ہادی اور رہبر اب ہمارے بے خبر

ہوں پیاسہ شربت دیدار کا
جلوہ اپنا تو دکھا دے اے پیارے بے خبر

تم بنا ہے کون میرا دستگیر
چھوڑ تم کو اور کسی کو اب پکاروں بے خبر

عشق نے پھونکا ہے سارا تن بدن
اُٹھتے ہیں اب دل سے نعرے بے خبر

ہر طرف سے پھر پھرا کر یہہ ذلیل
آپڑا ہے یہہ سلامت در تمہارے بے خبر

سلامت علی خان از آگرہ

غزل
ولادت مسیح

مسیح موعود کی برسوں سے دیکھو انتظاری تھی۔
معین وقت ہی پر آپکی آئی سواری تھی
اگرچہ راز بھاری ہے بنا بیشک خدا انسان
وہ پیدا ہوگیا مریم سے جو دختر کنواری تھی
فلک پر دھوم ملکوتی مچی اس شاہ داور کی
تو جنگل میں بھی منگل تھا عجب باغ و بہاری تھی

تقاضا رعدالت جیو تا ہم سب کے سر پہ تھا
نجات سرمدی لایا ہے قسمت ہماری تھی
مبارک گل کی ہے سے مسیح کو کرسمس ڈے
رہو سب یاد جس میں ہے امت پیاری تھی

ایم سی ۔ نیوٹن گل ۔ کوہ کسولی بازار

غزل

دیگر

خبر جنے نوشتوں سے تری آمد کی پائی تھی
منور ہو گئی دنیا بڑی تاریکی چھائی تھی
گناہوں کے سبب شیطان کی دنیا مقید تھی
تو آیا مخلصی دینے یہہ خوشخبری سنائی تھی
جو کرنا مجھے واجب تھا نہیں ہیسے ہوا پورا
وہ ضامن ہو گیا فوراً کہ دنیا کی بھلائی تھی
معین وقت پر آیا نجات سرمدی لایا
اُدھر تھا فضل تیرا ادھر ساری خدائی تھی
ہوا جب وقت تو ظاہر خوشی تھی حد سے باہر
لو نوبت عرش پہ ملکز فرشتوں نے بجائی تھی
سبھی کل دنیا کے دلی خوشیاں مناتے ہیں
بات ہم سبکی بگڑی سی آ کے عیسے نے بنائی تھی
دلوں گرجوں گھروں میں خوب بجتے شادیانے ہیں
چمن میں گل شگفتہ ہیں ہوئی رت نیک آئی تھی

راقم ایم سی نیوٹن گل مقیم کوہ کسولی ۔ بازار

اِطلاع

امید کہ بہت لوگ واقف ہوں گے کہ کوہ کسولی میں پاگل کتے کاٹے ہوؤں کا علاج معالجہ ہوتا ہے اور تمام ہندوستان کے اس قسم کے لوگ یہاں پر آتے ہیں ۔ اب ہم اپنے مشنری صاحبان اور دیسی صاحبان سے عرض کرتے ہیں کہ ایسے بھائی اور بہن جب یہاں آتے ہیں وے ہمارا پتہ دریافت کر لیا کریں ۔ میں مع اپنے خاندان کے کسولی کے صدر بازار میں خداوند مسیح کا مشنری ہوں ۔ میں ایسے لوگوں کی مقدور بھر امداد کرونگا ۔ راہ بتانے وغیرہ میں اور چارہ وغیرہ سے بھی ۔ کیونکہ میں اپنے مسیحی بھائیوں سے ملکر بہت خوش ہونگا ٭

میرا نام ایم ۔ سی نیوٹن ۔ کسولی ۔ بازار صدر

آرین عقاید کی تردید دیانندی قلم سے

نمبر ۵

پر سوامی دیانند جی مہاراج کتاب رگوویدآدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں سوال تو پھر کیا وجہ ہے کہ چار ہی رشیوں کے دلوں میں ویدوں کو ظاہر کیا جواب اس سے ایشور کی نسبت طرفداری یا تعصب کا الزام ذرا بھی نہیں آتا بلکہ اس سے عادل و منصف پرمیشور کا انصاف ظاہر ہوتا ہے کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے کہ جو جیسا عمل کرے اس کو ویسا ہی پھل دیا جاوے اس لئے یہاں یہہ سمجھنا چاہئے کہ اُن کے پہلے جنموں کی وجہ سے اُن کے دلمیں ویدوں کا الہام یا انکشاف کرنا مناسب سمجھتے ہیں ناظرین سوامی جی نے اس خود کردہ سوال کا جو جواب تحریر کیا ہے وہ قابل غور ہے جس کا مطلب یہہ ہے کہ وید کا نزول بھی انسانی اعمال کے لحاظ سے ہی ہیتی جب کوئی نہایت ہی نیک عمل کرے اور خدا کے عرفان میں کامل درجہ حاصل کرے تو اُس پر وید کا الہام ہوتا ہے اسی وجہ سے سوامی جی نے شرائط الہام میں ایک شرط یہہ بھی مقرر کی ہے کہ الہام میں کسی کی رو رعایت نہ ہونی چاہئے سوامی جی کو تناسخ کا ایسا شوق چڑھا جاتا ہے کہ ہر ایک جگہ بلا سوچے سمجھے اس کو پیش کر دیتے ہیں ناظرین اس تحریر سے سوامی جی کے دو مطلب معلوم ہوتے ہیں اول تو تناسخ کی تائید منظر ہے دوئم اس شرط کو قایم کرنے سے ان کے خیال میں غیر مذاہب کی الہامی کتابوں پر ہاتھ صاف ہو سکتا تھا لیکن افسوس کہ اس لایعنی عقیدہ کو تحریر کرتے ہوئے سوامی جی نے ذرا بھی غور و فکر سے کام نہ لیا اور اس سے زیادہ تعجب ان دیانندیوں پر ہے جو اپنے آپ کو ایم اے اور بی ۔ اے اور کیا نہیں کیا کچھ ظاہر کرتے ہوئے ذرا بھی اپنے گورو کے واکیوں پر غور نہیں کرتے اور اپنے اس اصول کو کہ ست کو گرہن کرنے کے لئے ہر وقت طیار رہو صرف ہاتھی کے دانت کی طرح دور سے چمکنے والا ہی ثابت کرتے ہیں میں بڑے دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر کوئی ست کو انشٹ الا ذرا بھی غور کرے تو سوامی جی کی عبارت مذکورہ بالا کی غلطی اور بیہودگی بخوبی اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے سو اگر وید نہ ہوتا تو ہم کوئی بھی نیک کام کرنے کے قابل نہ تھے مگر سوامی جی مانتے ہیں کہ شبھ کرموں کے بغیر وید کا گیان ہی حاصل نہیں ہوتا اور یہہ تعلیم صریح غلط ہے کیونکہ کرم کہاں سے آجاویگی جبکہ وید ہی دنیا میں موجود نہ ہوں اور اسی بات کو سوامی جی بھی مانتے ہیں دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۶۰ کا مریکے لوگ جبتک وید وغیرہ سے تعلیم حاصل نہ کر چکے تب تک جاہل ہی تھے اور کہ علت کے بغیر معلول نہیں ہو سکتا لیکن اس مقام متنازعہ فیہ میں تو سوامی جی بغیر علت کے معلول مان رہے ہیں ۔ آریہ بھائیو غور کرو کہ جس کتاب نے یہہ تعلیم دی ہو کہ بغیر کرموں کے وید ہی نہیں ملسکتے وہ کتاب کیونکر وید ہو سکتی ہے ٭ (باقی آیندہ)

رحمت مسیح از شاہ کوٹ ضلع گجرانوالہ

گلدستۂ اخبار

سردار اسد جان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ کو چالیس یوم کی رعایتی رخصت ۲ جنوری ۱۹۰۷ء سے عطا ہوئی۔ منشی نیاز الدین صاحب انکو سبکدوش کرینگے۔ **رائے صاحب** کرپچند صاحب ڈسٹرکٹ جج گوجرانولہ ملازمت سے ۲ مارچ ۱۹۰۷ء کو پنشن یاب ہوں گے **بابا شیر سنگھ** صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ یکم فروری ۱۹۰۷ء کو پنشن یاب ہونگے لالہ آتمارام صاحب مہتہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور انکو سبکدوش کرینگے۔ **میر محمد اوصاف علی** صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور یکم فروری ۱۹۰۷ء کو پنشن یاب ہونگے۔ لالہ رنگ رام صاحب انکو سبکدوش کرینگے۔ **افواہ ہے** کہ مسٹر بال گنگادھر تلک پانسو ڈیلیگیٹوں کے ساتھ کانگرس کی تقریب پر آتے ہیں **شہزادی** سوفی دلیپ سنگھ انگلستان سے بنگلور میں پہنچ گئی ہیں۔ ہسپانیہ میں نئی لبرل منسٹری قایم ہوگئی ہے اور اس کے پریمیر مارکوییس آرمیگو مقرر ہوئے ہیں۔ **دسمبر کے شروع** میں ڈاکٹر ٹی جے سکاٹ صاحب نے امریکہ میں بریلی تھیولاجیکل سیمنری کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ کا جوبلی عطیہ پایا۔ بریلی مشن کو اس بات سے امید ہے بڑی خوشی ہوگی **راجہ کوچین** اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ پرائمری تعلیم کو اپنی ریاست میں لازمی کردین۔ **مدراس** کی یونیورسٹی کے میٹریکولیشن امتحان میں داخل ہونے کے لئے طلباء کی عمر بجائے ۱۶ کے ۱۵ کردیگی ہے۔ **حیدرآباد** کے افضل گنج ہسپتال میں ریٹائرڈ بریگیڈ سرجن نے پچاس ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے **پنجاب کے** گورنمنٹ سیکنڈری مدارس کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مدرسوں کے احاطہ میں درخت اور دیگر خوبصورت اور سفید بوٹے لگادیں تاکہ مدرسہ کا منظر اچھا ہو جاوے۔ **۱۸ و ۱۹** دسمبر کو لودیانہ میں خوب بارش ہوئی۔ فصل کی صورت ابھی بہت عمدہ۔ **۱۲ دسمبر** کو سرینگر میں ہیضہ سے ۳ واردات اور ۲۰ اموات واقع ہوئیں۔ **میڈیکل** لکھنو کے چندہ کی تعداد ۱۳ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اور ۹ لاکھ وصول ہوگیا۔ **ماہ آیندہ** میں ۲۵ انجینیر ولایت سے ہندوستان میں آینگے۔ **آگرہ** دربار میں فائر بریگیڈ بھی متعین ہوگا۔ **ناگری** واقعہ دار جلنگ کے ایک کارخانہ چائے میں آگ لگ جانے سے ۳۰ ہزار کا نقصان ہوگیا۔ **کلکتہ** کی خرقی کانفرنس سرکار ہند سے درخواست کریگی کہ سرکاری دفاتر میں سودیشی سامان استعمال کیا جایا کرے۔ **ہندوستان** بھر میں ۵۱۰۰ آدمی امدادی کام پر ہیں۔ **دعا کا سالانہ ہفتہ**۔ دعا کا یہہ سالانہ اور عالمگیر ہفتہ ۶ جنوری اتوار سے ۱۳ جنوری اتوار تک مقرر ہے اور تمام عالم کی مسیحی دنیا میں یہہ ہفتہ خصوصیت کے ساتھ دعا کے لئے مقرر کیا گیا ہی ہر کلیسیا کو چاہیئے کہ روز روز معینہ وقت پر خداوند کی بشارت اور اس کی کلیسیا کی کامیابی اور بہتری کیواسطے دعا کیا کرے۔ تاکہ خدا کی بادشاہت اس دنیا میں پھیل جاوے اور تمام غیر مسیحی اسکو اپنا منجی جانکر اس کے آگے سرنگوں ہو جائیں۔ **محمڈن** ایجوکیشنل کانفرنس کی کمیٹی نے آنریبل مولوی شرف الدین بیرسٹرایٹ لا کو آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ڈھاکہ کا پریزیڈنٹ منتخب کیا ہے۔ یہہ جلسہ ۲۷ سے ۲۹ دسمبر تک ہوتا رہیگا۔ **ناروے کا شاہ** ہاکون اور ملکہ کو جرمن سے اپنے ملک کو لیں

اشتہارات

ضرورت

بلند شہر کے سی ایم ایس ورنیکلر پرائمری سکول کے لئے ایک تجربہ کار ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ معہ سندات درخواست بابت فیصلہ تنخواہ وغیرہ ذیل کے پتہ پر کرو۔

مسٹر ڈی۔ ال۔ سی ایم۔ ایس علی گڈہ

ضرورت

ایک متوسط عمر کی مسیحی نرس کی ضرورت ہے جو دو چھوٹے بچوں کی ذمہ دار ہوگی۔ کل درخواستیں مسز ایف جے نیوٹن صاحبہ فیروزپور کے نام ہونی چاہئے۔

سودیشی کی جے

قصبہ ہذا صدیوں سے پشمینہ سازی کیلئے یورپ وغیرہ ممالک میں اپنا ثانی نہیں رکھتا چونکہ جگہ کے بیوپاری مال کی اصل قیمت سے دگنی تگنی قیمت وصول کرتے ہیں اس واسطے اگر آپ اصل لاگت پر پشمینہ کی چیز لینا چاہتے ہیں تو ایک پیسہ فی روپیہ کمیشن دیکر اصل لاگت پر چیز لے سکتے ہیں اگر ہمارا قول خلاف ثابت ہو تو ہم سے کل کا ہرجانہ وصول کریں۔ فہرست مال یہہ ہے۔

چادر اصل پشمینہ ۳ گز ۱۲/۱ ۱ تا ۳۰ روپیہ۔ چادر قلمی ۲ تا ۱۰ روپیہ لوئی اونی ۲ تا ۱۰ روپیہ۔ دوشالہ زنانہ و مردانہ ۳ گز ۱/۲ ۱ تا ۱۲ روپیہ پٹکا سر پشمینہ ۶ گز ۱/۲ ۱ ۱۰ تا ۱۵ روپیہ چادر مشجر ۱/۲ ۳ گز ۱/۲ ۱ تا ۱۰ روپیہ۔ بٹن کوٹ فتوحی قمیض جنہیں نام خریدار بحروف سنہری مع چاندی ۴ ر فی سٹاک ہے ہمعہ نام سنہری ۸ ر نام چاندی ۵ ر روپیہ ہے اس کے علاوہ گلوبند

موزے دستانے وغیرہ۔ اصل قیمت پر مل سکتے ہیں۔

ایس جی ٹی سی رام مینجر پشمینہ ایجنسی جلالپور جٹان ضلع گجرات پنجاب

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کے خاطر شائع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مضمون انجیل اور کلیسیائی کارندگان کی علمی استعانت کرے۔ نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی فوری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے	عہ	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	عہر	"
" " پچیس " " " "	عہ	"
" " پندرہ " " " "	۱۲ر	"
ادنی ترین نرخ	۱۲ر	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں

پادری اے۔ جی میکگاؤ الموڑہ یوپی صوبجات

پرسبیٹرین بیواؤں و یتامی کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۶۲ء میں قائم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اسمیں شریک ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کیطرف سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اسوقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کمی اور اس قسم کے فنڈ سے بہہ ارزان ہے ہندکا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرسالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

پادری والٹر جے۔ کلارک صاحب ایم اے۔ مینجنگ ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ عہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " عہ " عہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	عہ	سے
چوتھائی کالم	عہ	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	عہ
پورا صفحہ	عہ	عہ	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ہر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

مضمون نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ فی پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " " " معہ محصول عہ
" " آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری آر ڈی ٹرسی صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر و مینجر نورافشان کیواسطے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں زیر اہتمام دائیلی برادرس کے چھپا